یا کریم و یا رؤف و یا رحیم

اس رسالہ اخلاق النبی کو جسمین سیرتی حبیب
رحیم و کریم کی خلق عظیم کا ذکر مذکور ہی بہت اہتمام
مین اس خلیق خلق اللہ کے پھیلایا اور
مصنف کو اسکے جو خیر خواہ ہین حامی شریعت
محی سنت قاطع بدعت واعظ حقانی آگاہ ربانی
مولانا مولوی عبد الحی صاحب مد ظلہ دامت فیوضاتہ
ہین نیک بدلا دے اور مہتمم مطبع کو اسکے جو محمد ابو البرکات
صاحب بن محمد عبد الغنی صاحب. زاد اللہ تعالی توفیقہما بہتر
بہتر جزا دے

مطبع قادری ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۰ ہجری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعدِ تحمیدِ خداوندِ کریم — نعتِ احمد خسروِ دارِ نعیم

تحفۂ گلہاے صلوٰۃ و درود — روضۂ اقدس پہ اُسکے ہو ورود

اور ہو صلوات اُسکی آل پر — آل اور اصحابِ با اجلال پر

خاص وہ بہرِ صداقت کا گہر — دوسرا شجرِ عدالت کا ثمر

تیسرا موجِ حِلم کا بدرِ منیر — چارمان ملکِ شجاعت کا امیر

اور اُسکے قرۃ العینین پر — گلشنِ تسلیم کے نخلین پر

ایک مسموم و شہیدِ معنوی — تارکِ تاج و سریرِ خسروی

مصطفیٰ کے باغ کا سروِ چمن — نورِ چشمِ مرتضیٰ یعنی حسن

دوسرا ہیگا شہیدِ ظاہری — آفتابِ آسمانِ صابری

سیدِ شہدا شہیدِ کربلا — صابرِ جور و جفا در ہر بلا

ہی شہادت کو بھی جس سے زینت و زین — زینت افزا عدن یعنی حسین

والدہ ہی جنکی سردارِ نسا — باندیاں جسکی ہین اخیارِ نسا

ہی جگرپارہ رسول اللہ کی — بادشاہزادی ہی خلق اللہ کی

جسکے ہی اولاد مین بیقال و قیل — ہوگئے اقطاب و افرادِ جلیل

منقبت حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

خاص سید عبد قادر محی دین	منبع اسرار رب العلمین
زینت افزائے شبستان رسول	نور پیرائے گلستان رسول
کشور محبوبیت کا پادشاہ	بادشاہ غوثیت باعز و جاہ
خرمن احسان ہے جسکی خوشہ چین	حشر تک ہین اولیائے کملین
جسکا نائب ہی بخم اہتدا	بھی زمانے کا ہی اپنے مقتدا

مدح مولانا و مرشدنا قطب العارفین مولوی حافظ حاجی حضرت سید عبداللطیف محی الدین شاہ قادری مدظلہ العالی

خاص میرا شیخ شیخ عارفین	اپنے ہم نام و نہین نامی محی دین
حافظ و عارف محقق مولوی	خازن نقد علوم معنوی
شمع بزم خاندان بوالحسن	نور چشم جسم و جان بوالحسن
بلدہ ویلور جسکی ذات سے	مشتہر ہی خیر اور برکات سے
بھی مکان پاک اسکا بے نظیر	فیض سے بغداد کے ہی عکس گیر
دیر گاہ اسکو رکھے رب انام	فیض پاوین خلق اسکے صبح و شام

سبب تنظیم ہین اس رسالہ سر اسر تعظیم و تکریم کے

یون کیا ارشاد خلاق کریم	در کتاب پاک قرآن عظیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

یعنے کہدے خلق کو ای مصطفی	کہ اگر چاہتے ہو تم حب خدا
پیروی میری کرو تم صبح و شام	دوست تم کو تا رکھے رب الانام

پس ہی لازم ہمکو ہر وجہ قوی | اپنے پیغمبر کی ہر دم پیروی
پیروی اُس شاہ کی سب حال مین | اُسکے سب اقوال اور افعال مین
اور سب اخلاق اور عادات مین | اور عبادت بلکہ ہر یک بات مین
پیروی جبتک نہ اُسکی آوے ہاتھ | نا ملے رنج قیامت سے نجات
مومنان اس عصر کے بعض ای پسر | گرچہ قایم ہین صلوۃ وصوم پر
فسق و بدعت سے بھی گرچہ دور ہین | پر بہت اخلاق سے مہجور ہین
اس لئے مین نے یہہ نسخے کو لکھا | شاہ کے اخلاق مین ای باصفا
اور کچھ اُسکی عبادت کا بیان | اور اُسکی پاک عادت کا بیان
معتبر اسناد سے ای باوقار | مین یہہ نسخے مین لکھا باختصار
مستند ہین کتب ای باخبر | ہین احادیث وسیر کے معتبر
اولاً شرح شمایل ترمذی | بھی شواہد بھی معارج ای زکی
اور احیاء علوم ای اہل حب | بھی صحیحین اور کئی دوسرے کتب
مومنو سمجھے اسے نت حرز جان | اور کرو اُسپر عمل سر و عیان
کیجیو تا وسع اپنے بالدوام | پیروی خلق سالار امام
ای خداوند کریم و کارساز | کر مجھے اُس پیروی سے سرفراز
ظاہر و باطن کو میرے پاک کر | تابع خلق شہ لولاک کر
کلفت دارین سے مجھکو بچا | آخر اس دنیا سے با ایمان لیجا
ذکر اخلاق النبی مین جاودان | رکھ سدا احقر کو یارب تر زبان

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریف کا بیان

عائشہ سے کوئی پوچھا ای میان
کیا اتھا خلق نبی کہیے بیان

تب کہے اُس شاہ کا خلق عظیم
تھا یقین بے ریب قرآن کریم

یعنے قرآن مین خدا ای ارجمند
جانئیے چیزین جو فرمایا پسند

بالطبع وہ شہ سے ہوتے تھے صدور
ناپسند چیزون سے تھا اُسکو نفور

اوریون فرمائے بعضے عالمان
ہین یہی خلق عظیم اُسکے عیان

جوکہ اس آیت مین خلاق عزیز
حکم فرمایا نبی ص کو تین چیز

خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاهلین

یعنے کر تقصیر بندون کی معاف
نیکیون کا حکم کر عالم کو صاف

جاہلون سے روز و شب اعراض کر
انکی گستاخی سے نت اغماض کر

جو کرے دعوت الی اللہ ای بسر
ہمان یہہ باتین اُسے ہین بس سخت تر

اور بعضون نے کہے ہین ای سلیم
کہ اتھا اُس شاہ کا خلق عظیم

خلق سے ظاہر مین رکھنا اختلاط
حق سے تھا باطن کو اُسکے ارتباط

جذب تھا ہر دم اُسے سر و علن
تھی اُسے خلوت یقین در انجمن

حال وقال ایسا نہین انسان کی
ہان بلاشک یہہ اسی کی شان ہی

اور فرمایا ہی شاہ دوسرا
ہین اسی لئے واسطے بھیجا گیا

تاکہ اخلاق ہمہ پیغمبران
مین کرون اتمام در سر و عیان

چونکہ صفوت حضرت آدم کی جان
اور فہم ادریس کی ای مہربان

جود و بخشش ہود کی اور شکر نوح
طاعت صالح نبی ای با فتوح

خلت ابراہیم کی عزم کلیم
زہد عیسے صبر ایوب سقیم

یونہی اخلاق جمیع انبیا ❊ جمع تھے اس شاہ میں ای باصفا

پس اسی باعث اسے رب کریم ❊ وصف فرمایا ہے با خلق عظیم

کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جان ❊ مجمع اخلاق کل پیغمبران

اور آئی ہے حدیث ای باحصول ❊ آیت مذکور جب پائی نزول

اسکی تفسیر مبارک بالیقین ❊ شہ نے پوچھا از جبریل امین

وہ کہا یہہ آیت ای شاہ کریم ❊ تجھ کو سکھلاتا ہے اخلاق عظیم

پس از انجملہ یہہ ہینگے تین بات ❊ تجھسے جو توڑے تو جوڑے اسکے سات

جو کرے محروم تجھکو ای رسول ❊ تو کرے اسکو عطا نا ہو ملول

بھی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا ❊ عفو تو اس سے کرے ای مصطفے

پس وہ سرور اس مراتب کو عیان ❊ درجۂ غایت کو پہنچایا ہے جان

کہ ہیں فوق اسکے مقدور بشر ❊ ہے گواہ قصہ احد کا ای پسر

آہ اسکا عم بزرگوار جب ❊ یعنے حمزہ سید اخیار جب

اور ستر اسکے اصحاب کرام ❊ پائے ہیں یکسر شہادت ای ہمام

اس شہید راہ مولا کا جگر ❊ یعنے حمزہ شاہ شہدا کا جگر

کاٹ کر چابے ہیں کفار لعین ❊ بھی ہوا زخمی امام المرسلین

بھی مبارک دانت اسکا ای رشید ❊ ہو گیا جسوقت اس جنگمیں شہید

بھی مبارک خون اسکا ای میان ❊ منہ سے اور سر سے ہوا اسکے روان

دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو ❊ اس جفا اس ظلم اس جنجال کو

تب کئے سب عرض ای شاہ ہدا ❊ ستین ان کفار کے کر بد دعا

شاہ فرمایا کہ رب العالمین / بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہین
وہ مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے / وہ مجھے بھیجا ہدایت کے لئے
یون دعا کرنے لگا پس بانیاز / ای خداوندِ کریم کارساز
بخش میری قوم کی جرم وخطا / اور انکے تئین ہدایت کر عطا
وے کئے ہین کام یہہ نا جان کر / تو انھون پر کچھ نہ بھیج آفت قہر
آپ اُن اخلاق سے ہو بہرہ مند / دوسرون کو بھی وہی دیتا تھا پند
دیکھیے اس شاہ کی خلق عظیم / پہنچی تھی کس مرتبے کو ای فہیم

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت انس اور معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت کئے بیان

بولتا ہی یون انس ای باشرف / کہ ہر ایک اچھی نصیحت کی طرف
شاہ عالم نے ہمین دعوت کیا / اور سب بد کام سے نفرت دیا
جسکا سب مطلب یقین ای باوقار / حق نے فرمایا ہی اس آیت مجھار

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی
وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

اور کہتا ہی معاذ ای باصفا / کہ کیا مجھکو وصیت مصطفیٰ
کر تو تقوے کو لزوم ای باشہود / راست گوی اور ایفاء عہود
اور ادا کر تو امانت صبح وشام / اور کر ترک خیانت بالدوام
بھی نگہبانی پڑوسی کی سدا / کر یتیمون پر رحم بہر خدا
بھی کلام نرم اور حسن عمل / اور قطع رشتۂ طول امل
اور ثابت رہ سدا ایمان پر / اور واقف معنے قرآن پر

آخرت سے دل لگا صبح و مسا
اور حساب آخرت سے ڈر سدا

عاجزی اور حلم دایم کیجئے
اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دیجئے

اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھو
مت مچا فتنوں کتیں بستی میں تو

اور نہ ظالم کی اطاعت کیجئے
اور نہ عادل سے بغاوت کیجئے

اور کرتا ہوں وصیت تجھکو اب
رکھ بیٹھر ڈھیلے گنے بھی ترس رب

یعنے اُنکے پاس بھی مت کر گناہ
کہ وے بھی ہووینگے گناہوں پر گواہ

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور
بخش دیوے تا گنہ تیرا غفور

گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہاں
گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیاں

سرور دین حسن اخلاق و ادب
یونہی سکھلاتا تھا بندوں کو سب

بندے سے اُسکے ہوا جو مستفید
علم و عرفان میں ہوا فرد وحید

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے علم شریف کا بیان

شاہ دین کے علم اقدس کا بیان
حد بشری سے ہی باہر ای میاں

علم اُسکا مثل بحر بے کنار
سب جہان کا علم یکقطرہ ہے سار

اُسکو علم اولین و آخرین
فضل سے بخشا ہے رب العالمین

گرچہ اپنی عمر اشرف میں کبھی
نہیں لکھا اور نہیں پڑھا یک حرف بھی

پر ہوا مبعوث جب شاہ ہدا
سب علوم پاک حق اُسکو دیا

آسمانی جو کتب ہیں ای میاں
ایسے کرتا تھا نکات اُنکے بیاں

سنکے علماء نصاری اور یہود
ورطہ حیرت میں پڑتے تھے حسود

علم جب اُسکا تھا ایسا بےمثال
حلم میں بھی اُسکو تھا پورا کمال

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلم کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی
اور طبرانی وغیرہ ای تقی

اسطرح لائے روایت معتبر
زید بن ثعنہ سے ای نیکوسیر

وہ یہودون مین بڑا عالم اتھا
اسطرح سے بولتا ہی با صفا

کہ جو ہو پیغمبر آخر زمان
اسکے سب اولاد اشرف ای میان

مین جو دیکھا تھا کتابون مین تمام
مصطفی مین سب کو پایا لاکلام

دو صفت لیکن نہین پایا تھا مین
یعنے وے دو تو صفت یہہ ہین یقین

حلم اسکا اسکے غصے کے اوپر
ہووے غالب وصف اول ای پسر

دوسرا اگر کوی کرے سختی سے بات
آپ فرماتے اسے نرمی کے سات

چاہتا تھا تا کرون مین امتحان
وے دو صفتان در شہ پیغمبران

منتظر قابو کا تھا ای باوفاق
ناگہان ایسا ہوا ایک اتفاق

ایکدن وہ بادشاہ انبیا
قرض میرے سے بہت خرما لیا

اسکی قیمت مجھکو پہنچانے کتین
وعدہ کی دن کا کیا وہ شاہ دین

اگے اس وعدے کے دو یا تین روز
جا کے سرور پاس مین ای دلفروز

مین تقاضا بہت کرنے کو لگا
پر نہ آیا شاہ غصے مین ذرا

بھی نہ فرمایا تقاضا یہہ بڑا
آگے وعدے کے مناسب نہین ذرا

دیکھکر یہہ حلم قصداً ای امین
زشت گوئی مین لگا کرنے وہین

شاہ کی مجلس مین اصحاب کرام
تب اٹھے حاضر بہت ای نیکنام

پھر لگا کرنے کو مین سختی سے بات
اس تصور سے کہ شاہ کائنات

غیرت مجلس سے کچھ غصے میں آ / تا کہے کچھ حرف مجھ کو ناسزا
لیک وہ دریائے حلم و افتخار / نہیں ذرا غصے میں آیا زینہار
یہاں تلک سختی سے بولا میں نے تب / خاندانمیں ہی ترے شاید یہہ ڈھب
کہ اداے قرض جلدی نا کریں / قرض خواہوں کو بہت تکلیف دیں
حرف یہہ سنتے ہی مجھسے سربسر / بہت غصے میں تبھی آیا عمر
میں نے اُٹھہ تب شہ کے نزدیک جا / چادر اشرف پکڑ کر یوں کہا
قرض میرا اب ادا کر دے ابھی / جلد اُٹھا ہی سرور عالم تبھی
دیکھکر فاروق اُس حالت کیتیں / ہوگیا بے تاب و طاقت ای امین
کھینچکر تلوار میرے سر پہ آ / مجھ کو غصے سے بہت کہنے لگا
ای عدو اللہ چادر چھوڑ دے / ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں ترے
تب لگا ہی مسکرانے شاہ دین / اور فرمایا عمر سے یوں وہیں
مجھ کو یہہ اُمید نہیں تھی ای عمر / کہ تو یوں سختی کرے اسکے اوپر
بلکہ لازم تھا تجھے مجھکو کہے / یا مدارا قرض اسکا دیجئے
اور کرے اسکو نصیحت یوں مگر / قرض خواہی بیچ یوں سختی نکر
تب کہا فاروق ای سالار دین / زاید اس سے صبر کی طاقت نہیں
حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض / شاہ دین نے وہ اُٹھی سنکے غرض
جا ادا کر اسکا حق ای باصواب / بیس صاع خرما دے زاید از حساب
تو جو سختی سے کیا ہی اس بات / تمیمہ بدلا اسکا ہو ای نیک ذات
جب سنا میں شاہ سے اس بات کو / دین باطل سے اٹھا یا ہاتھ کو

شاہ پر ایمان بھی لایا ہوں مین	دولت جاوید کو پایا ہوں مین

روایت

بو ہریرہ نے کہا ای دل فروز — شاہ کے ہمراہ تھے ہم ایک روز
راہ مین آ ایک جنگلی بے تمیز — شاہ کی چادر کو کھینچا ای عزیز
گردن اشرف ہوئی سرور کی لال — تب کہا اسکو رسول ذو الجلال
کیا غرض رکھتا ہی تو کہہ ای جوان — تب کہا وہ ای امام انس و جان
دو نو اونٹون پہ میرے کچھ اناج — بھر کے دلوا لا دکر ہی احتیاج
کیونکہ جو ہی مال ای شاہ ہدا — پاس تیرے ہی وہ سب مال خدا
وہ نہین کچھ مال تیرا مجھکو دے — مسکراتا شاہ یون بولا اسے
سچ کہا تو یہہ نہین میرا ہی مال — بالیقین یہہ سب ہی مال ذو الجلال
پر جو کھینچا تو نے مجھے حق ہی مرا — اسکا بدلا مین تیرے سے لیونگا
وہ لگا کہنے کہ ای شاہ خیار — مین نہ دونگا اسکا بدلہ زینہار
شاہ ہنستا تھا بہت غربت سے تب — گذری یک ساعت اسے حالت سے تب
تب بلا ایک شخص کو بولا حضور — یک شتر پر جو بھی دوسرے پر کھجور
بوجھ بھر لا دکر دے اسکو تین — لے گیا خوش ہو کے وہ صحرا نشین

روایت

یون روایت آئی ہی ای مہربان — کہ لکھا تاریخ طبرانی میان
یک سفر مین شاہ ہدیٰ نے کہا — ذبح کر بکرے کو یک بھونون اتا
عرض یاروں نے کئے جس شخص نے تب — کر ابھی تیار ہم کرتے ہین سب

یک صحابی نے کہا ای نیکنام | ذبح کرنا اسکو اب میرا ہی کام
دوسرا بولا کہ مین چھیلتا ہون پوست | تیسرا بولا کاٹتا ہون اسکا گوشت
اور پکاتا ہون کہا چوتھا اُسے | یونہی سارے خدمتان حصہ کئے
کام مین تھے سب صحابہ یک دگر | اُٹھ چلا وھان سے رسول بحر و بر
جمع کر کچھ لکڑیان لایا ہی تب | دیکھ یارون نے کئے ہین عرض سب
ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہہ کام | کیون کیا تکلیف ای شاہ انام
اسکو فرمایا ہی تب شاہ ھدا | اپنے بندے سے رکھے مکروہ خدا
بیٹھے جو ممتاز ہو یارون بھتر | نا شریک ہو لگے کامون کے اندر

روایت

اور وہ یون پادشاہ انبیا | آپنے یارون کو فرماتا تھا
مت کرو توصیف مین میرے غلو | جون نصارا حق مین عیسے کے غلو
کر الوہیت تلک پہنچائے ہین | مت کرو مجھکو بھی تم ایسا کہین
نعت میری اسقدر بس ہی قبول | کہ ہی بندہ حق کا اور اُسکا رسول
بندگی کا یہہ شرف بس ہی مجھے | بس ہی اب یہہ درجۂ اقدس مجھے

روایت

اور مروی ہی کہ شاہ سرفراز | پانون مجلس مین نکرتا تھا دراز
اسکے اہل بیت یا اصحاب سے | گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے
تو اُسے لبیک سے دیتا جواب | اُس سے ہوتا ملتفت عالیجناب
یون نہ تھا یارون مین مل وہ شاہ دین | اجنبی پہچان ہی سکتا نہین

بھی نہتی تھالین و بالین اسکو خاص ۔ صدر و مسند سے نہتا وہ اختصاص
ایکدن یاران کئے ہین التماس ۔ کہ تو بیٹھے اسطرح ای شاہ ناس
کہ تجھے پہچان لیوین اجنبی ۔ پس ہوئی یہ عرض مقبول نبی
تب صحابہ نے بناے جلد تر ۔ ایک مٹی کا چبترہ ای پسر
بیٹھتا تھا اسپہ وہ بدر ہدیٰ ۔ گرد سب یاران بنجوم اہتدا

روایت

ہمہ روایت عائشہ سے آئی ہی ۔ کچھ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہی
کہ نہین تھا فحش گو شاہ ہدیٰ ۔ قصد یا بے قصد بھی ای باوفا
اور بازار و نہین شاہ باوقار ۔ شور بھی کرتا نہین تھا زینہار
اور برائی کا قصاص ای باصفا ۔ وہ برائی سے نہین لیتا اتھا
لیک کرتا تھا معاف و درگذر ۔ اس سے جو کرتا برائی اور شر
اور وہ کہتی ہی کہ شاہ مرسلین ۔ ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہین
ہان کیا ہی راہ مولا مین جہاد ۔ حکم جب اسکو دیا رب العباد
لیک کوئی خادم و بی بی کہین ۔ وہ کبھی مارا نہین مارا نہین

روایت

بولتا ہی یون انس ای اہل جود ۔ ایک عورت زشت از قوم یہود
زہر قاتل رانمین بکری کے بھا ۔ شاہ کے نزدیک لائے کر دغا
حق دیا شہ کو خبر اس بات سے ۔ پس صحابہ نے پکڑ لائے اسے
اس سے شہ پوچھا ہی جب اسکا سبب ۔ وہ کہی تب عرض ای شاہ عرب

مارنا چاہی تھی مین تیرے تئین — تب کیا ارشاد اسکو شاہ دین
رب مرا مجھ پر نہ سونپیگا تجھے — شہ سے یاران عرض تب کرنے لگے
حکم اسکے قتل کا دیجے اتا — یون کہا تب انکتین وہ ذو العطا
مین کیا تقصیر کو اسکے معاف — تم بھی اسکو چھوڑ دو ای سینہ صاف
اور یک ابتر یہودی بے حیا — سرور عالم اوپر جادو کیا
تب رہے بیمار کئی دن شاہ دین — پس دیا آ خبر جبریل امین
ایک تاگے کو گرہ دیکر کہین — وہ چھپا رکھا تھا مردود لعین
جب صحابہ اسکتین لائے نکال — اور کھولے وہ گرہ ای باکمال
شاہ کو صحت ہوئی حاصل تبھی — پر یہودی سے پیمبر نے کبھی
ذکر اسکے سحر کا پوچھا نہین — لب پر اپنے حرف یہہ لایا نہین
ہی روایت دوسری ای باکمال — ریش اطہر کا نبی کے لیکے بال
دی گرہ جادو کے گیارا اسکتین — چتر مین رکھے تھے یہودان لعین
آہ تب سالار کل انبیا — کہتے ہین بیمار چھے مہنے رہا
پس خبر اس سے دیا سرور کو حق — اور بھیجا سورۂ ناس و فلق
جا کے لا فاروق نے اس جا سے — بال وہ نزدیک سرور کے رکھے
پڑھ کے دو سورون کے گیارا آیتان — کھولے دی گیارون گرہ ای بھائیجان
صحت کامل ہوئی اسدم کو تب — اعتراض اس جا پہ کیا آتا ہی اب
شاہ کی امت مین جو ہین کاملین — انپو جادو کا اثر ہوتا نہین
کیون ہوا شہ پر اثر دیجے جواب — سن یہ خدشے کا جواب باصواب

فائدہ یہہ ہی مقرر ای پسر	کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر
سید عالم کو کفار عرب	بولتے تھے آہ جادوگر ہی سب
اسلئے ہی حکمت رب العلا	اسطرح اس امر مین کی اقتضا
کہ اثر جادو کا ہو شہ پر عیان	تا کہ نادم ہو وین یکسر کافران
کیونکہ انکے قاعدے سے ہی یقین	سحر کی تاثیر ساحر پہ نہین
شاہ جادوگر کبھو ہوتا اگر	اسپہ اس جادو کا نا ہوتا اثر
جب سنینگے ہم سے یہہ نغز جواب	ہو وینگے بیدیت و یا اہل کتاب

روایت

ظلم کا بدلا وہ شاہ انبیا	ظلم سے ہرگز کبھو لیتا نہ تھا
جب تلک توڑے نہ کوی حق حدود	یعنی جن کامون کیتین رب الودود
کر دیا ہی اپنے بندون پر حرام	کام وہ کرتا اگر کوئی زشت فام
تو بہت غصے مین آتا تھا رسول	دوسرے کامون مین نہ ہوتا تھا ملول
اور دو دنیا کے کامون مین خدا	اختیار اسکو اگر دیتا اچھا
تو وہ کرتا کار آسان اختیار	گرگنہ اسمین نہو ای ہوشیار
سیرت پاکیزہ اور خلق عظیم	شاہ کے ایسے ہی تھے سب ای فہیم
جنکے ذکر پاک مین ای باصفا	تھے صحابہ تر زبان صبح و مسا

حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق مقدس و سیرت اقدس کا بیان

ہی روایت از امام دین حسن	کہ رسول اللہ کی سیرت اور چلن
نے ہین پوچھا حیدر کرار سے	یعنی میرے پدر بزرگوار سے

همنشینو بیچ اپنے مصطفی
کیون اٹھا فرما کہا شیر خدا

تھا کشادہ رو ہمیشہ ہر حال مین
اور ملایم تھا بہت وہ چال مین

اور کسی سے وہ نکرتا تھا خلاف
بھی قصورین انکی کرتا تھا معاف

سجلد کرتا تھا شفقت اُن پہ سب
کچھ نتھا بدخلق وہ شاہ عرب

بھی نتھا وہ فحش گو اور سختگو
اور چلاتا نتھا وہ پاک خو

عیب جوئی اور بخیلی ای سعید
اسکی درگہ سے ہمیشہ تھی بعید

خاطر اشرف کی اسکے ناپسند
کام کوی کرتا اگر ای ارجمند

تو وہین اغماض کرتا شاہ دین
گر گنہ کا کام وہ ناہو یقین

اور نکرتا بے امید و بے نصیب
اپنی بخشش سے کسیکو ای حبیب

دور تب رکھتا تھا اپنی ذاتکو
بالضرور ہر دم سہ تین آفات سے

یعنے ناحق کسی سے نین لڑتا تھا وہ
اور تکبر کسی سے نین کرتا تھا وہ

اور عبث جو کام ہو بے منفعت
وہ نہین کرتا تھا عالی مرتبت

خلق کو چھوڑا اتھا وہ تین چیز
ہین یہی وہ تین چیز ان العزیز

وہ مذمت کسی کی نین کرتا تھا جب
عیب کسکا نین پکڑتا ای میان

بھی کسیکی عیب کی تلاش او
کچھ نہین کرتا اتھا ای نیکخو

ایسی کرتا بات وہ عالیجناب
جس سے ہو عقبی مین امید ثواب

بات جب کرتا تھا خیر الانام
حال یہہ ہوتا تھا یارون کا تمام

سر پو گو یا انکے بیٹھے ہین طیور
نا ہلاوین سر کو ساکت ہو ضرور

اور جب خاموش ہو خیر البشر
بات وہ کرتے تھے تب با یکدگر

اور صحابی بات کرتا ایک جب — سب صحابہ اسکو سنتے باادب
بے ادب ہو شاہ دیکھے روبرو — بحث کوئی کرتے نہ تھے ہرگز کبھو
اور وے جس بات سے کرتے عجب — شاہ بھی کرتا تھا اس سے عجب
ہنس کرانے اور وہ جس بات سے — مسکراتا شاہ بھی اس بات سے
کوئی مسافر شاہ سے کوئی بات پر — سختیاں کرنے لگے بے ڈھب اگر
صبر فرماتا تھا اس پر شاہ دین — کیونکہ حاجت مند سب معذور ہیں
جب صحابہ بے تکلف شاہ سے — آسایل پوچھ نہین سکتے تھے
لا مسافر سے کراتے تھے سوال — خوب تا معلوم ہو مسلون کا حال
اور فرماتا تھا اصحاب سے — اہل حاجت کو کہیں گر پاؤگے
تو کرو حاجت روائی میں مدد — تا کرے تم پر مدد رب صمد
مدح کرتا شہ کی کوئی سچی اگر — شہ کی وہ مقبول ہوتی ای بسر
اور اگر کوئی خوشامد کے لئے — حد سے بڑھتا تو نہ سنتا تھا اسے
اور اگر کوئی شاہ سے کرتا تھا بات — قطع نہین کرتا اسے وہ پاک ذات
ہان اگر وہ بات ہووے حق سے دور — کاٹ دیتا تھا اسے وہ بالضرور
یا کہ اسکو منع فرماتا تھا — یا کہ خود اٹھ کر چلا جاتا تھا
اسکے سب ایسے ہی تھے اطوار پاک — تھی فصاحت مین بھری گفتار پاک
کیون لکھون اسکی فصاحت کا بیان — ہین جہان عاجز فصیحان جہان
تھی فصاحت مین اسے شان جلیل — افصح الفصحا وہی تھا بے عدیل
اور خوش تقریر تھا شاہ ہدیٰ — ذائقہ تھا اسکے باتون مین بڑا

اور کلام پاک مین تھا اختصار ۔ پر تھا بحر معانی کو کنار
اور مفسر تھا کلام با صفا ۔ اور وقفہ اسمین یک ایسا تھا
سامعان الفاظ کو رکھتے تھے یاد ۔ اور بلاغت اسمین تھی حد سے زیاد
تھا کشادہ رو بہت شاہ جہان ۔ اور ہنس مکھ تھا ہمیشہ ای میان
مسکرانا بھی اتھا اسکا ہنسا ۔ اسکے ہنسنے مین کبھو قہقہہ نتھا
ہان مگر رہتا تھا مغموم و ملول ۔ جبکہ ہو قرآن اشرف کا نزول
اور کرے جسوقت ذکر آخرت ۔ اور پڑھے جب خطبہ ای با عاقبت

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیای شریفکا بیان

اسقدر رکھتا حیا وہ شاہ دین ۔ منھہ کسیکا گھور کر دیکھا نہین
پاکدامن تھا یہان تک مصطفی ۔ بیبیان اپنی کنیزین انکے سوا
کوی عورت چھپا نہین ہی کبھو ۔ ذکر بد لب پر لیا نہین ہی کبھو
عایشہ کہتی ہی شاہ انبیا ۔ بیعت عورات جب لیتا اٹھا
ہاتھہ مین انکے نہ دیتا اپنا ہاتھ ۔ عہد لیتا تھا فقط ای نیک ذات
ہی قسم حق کی کبھو وہ نامدار ۔ اجنبی زن کو چھپا نہین زینہار
اور خوش طبعی بھی وہ شاہ انام ۔ گاہ گہ کرتا تھا وہ عالی مقام
لیک رکھتا تھا خداوند قدیر ۔ اسکی خوش طبعی مین برکات کثیر
نقل ہی یکبار زینب ای امین ۔ ام سلمہ کی جو بیتی تھی یقین
جو ربیبہ تھی رسول اللہ کی ۔ سرور عالم نبی اللہ کی
غسل تب کرتا تھا وہ عالیجناب ۔ منھہ پہ زینب کے وہین چھینکا آب

اسکی برکت سے تبھی ای باصفا ‌ ‌ اسکا چہرہ بہت نورانی ہوا
پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار ‌ ‌ تاکہ وہ بوڑھی ہوئی ای باوقار
تھا جوانی کا وہی رونق بحال ‌ ‌ کچھ نہین پایا کمی حسن و جمال
اور صحابی صغیر ابن ربیع ‌ ‌ نام ہے محمود جسکا ای رفیع
پنج سالہ تھی مبارک اسکی سن ‌ ‌ شاہ اُسکے گھر کو آیا ایکدن
تھا کنوا ایک اسکے گھر ای باصواب ‌ ‌ تھا وہان یک ڈول کچھ تھا اُسمین آب
شاہ نے تب اُس سے کچھ پانی پیا ‌ ‌ اور پانی منھ مین جو باقی رہا
شاہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب ‌ ‌ چہرۂ محمود پر ڈالا ہے سب
پس یقین اسکی برکت سے ترت ‌ ‌ حافظہ اُسکو ہوا حاصل بہت
حافظے کا اسکے شہرہ تھا بڑا ‌ ‌ قصہ اُس طفلی کا اسکو یاد تھا
اس سبب سے ہی اُسے ای اہل دین ‌ ‌ ہین صحابہ مین گنے اہل یقین
اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے ‌ ‌ جو بخاری مین یقین مذکور ہے

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی شفقت کا بیان

کیا کرون اسکی شفقت کا بیان ‌ ‌ رحمت و لطف و عنایت کا بیان
جسکی قران مین گواہی حق دیا ‌ ‌ رحمت للعالمین اُسکو کہا
آہ کفار قریش بے وفا ‌ ‌ جب کئے اُسپر بہت ظلم و جفا
یک فرشتہ غیب سے آیا شتاب ‌ ‌ اور یون کرنے لگا عرض جناب
یا نبی گر حکم ہو اب جاؤں لگا ‌ ‌ دو پہاڑان لا ابھی ٹکراؤں لگا
جسکو کہتے ہین عرب مین اخشبین ‌ ‌ اس سے ہو وینگے تبہ سب اہل شین

شاہ فرمایا سے یہہ خوب نہین ۔ انکی بربادی مجھے مطلوب نہین
شاید انکی نسل ہین کوئی بشر ۔ دولت ایمان سے ہووے بہرہ ور
بھی پھرا جو وقت طایف سے رسول ۔ ہو بہت کفار سے وہان کے ملول
یک فرشتہ آگئے تب اثنائے راہ ۔ کرنے وے کفار کو خوار و تباہ
یونہی کرنے کو لگا عرض جناب ۔ شاہ نے تب ایسا دیا اسکا جواب
حق نے مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے ۔ مین خلایق کی ہلاکت کے لئے
اور بچون کو صحابہ کے سدا ۔ پیار کرتا تھا بہت شاہ ہدی
خاص کر حسنین کو ای بانیاز ۔ دوش اشرف پر بٹھاتا در نماز
بھی امامہ کو وہ بٹھلاتا اتھا ۔ جو نواسی شاہ کی تھی باصفا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت شریف کا بیان

کیا سخاوت کا کرون شہ کے بیان ۔ ہین یہان عاجز مری کلک و زبان
حق اسے گر مال کچھ دیتا کبھی ۔ صرف کر دیتا تھا اسکو وہ تبھی
اور اگر کچھ بچکے رہتا اس سے مال ۔ اور شب آتی تھی تب ای باکمال
تو کسی محتاج کو دیتا بلا ۔ تب تلک گھر کو نہ آتا مصطفی
اسطرح جابر نے کہتا ہی یقین ۔ کہ رسول اللہ کسی سایل کبتین
حرف لا لایا نہین ہی بر زبان ۔ جو کہ وہ مانگا سو دیتا تھا عیان
ہی روایت نزد سالار خیار ۔ لوٹ کا کچھ مال آیا ایکبار
آہ اس شب نین کیا زنہار خواب ۔ آخر شب مین وے بیبیون کو شتاب
کر دیا تقسیم سب سرور اسے ۔ لیک چھ دینار باقی رہ گئے

مستحق کو ایک بلوا کر دیا جا بہت آرام سے بس سو رہا
صبح فرمانے لگا ای باخبر اسکو میں نا دیکھے مر جاتا اگر
حال کیا ہوتا تھا میرا آہ تب آہ تھا سرور کو کیا خوف رب
ہی روایت ایکدن ای باوقار آئے پاس اسکے درم نوّے ہزار
شاہ ان پیسوں کو رکھ کر حصیر کر دیا تقسیم تب ہی ای خبیر
یہاں ملک باقی نہ یک درہم رہا آکے ایسے میں کوئی سایل ہوا
شہ کیا ارشاد اسکو ای پسر ہو گیا اب صرف سارا مال و زر
گر ضرورت ہووے لاتی کچھ تجھے جا کے تو بازار میں اب قرض ملے
جب مجھے کچھ بھیجدیوےگا خدا قرض وہ تیرا کروں گا میں ادا
تب عمر کہنے لگا ای شاہ دین دے چکا کئے بار تو اسکو یقین
اب نہیں جو چیز قدرت میں ترے نہیں دیا تکلیف حق اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہ آئی پسند تب کیا انصار سے یک ارجمند
یا رسول اللہ بہ خوبی خرچ کر اور کمی کا کر نکچھ خوف و خطر
عرش کا مالک جو ہے پروردگار دیوےگا تجھکو بہت ای شہریار
جب سنا اس بات کو شاہ جہاں مسکرانے کو لگا ہو شادماں
اسکے چہرے سے علامات سرور ہو گئے ظاہر کرامات سرور
بس وہ فرماتے انصاری کہیں کہ اسیکا حکم ہی مجھکو یقین

روایت

اور ربیع بنت معوذ کی یقین اس طرح لائی روایت ای امین

کہ رسول رب عالم کے حضور — لیگئے مین یک طبق تازے کھجور
اپنی مٹھی بھرکے شاہ انبیا — زیور وسہنا تبھی مجھکو دیا

روایت

ہی روایت یون انس سے ای فتا — جزیہ جب آیا اتھا بحرین کا
یون کیا تب حکم خیر المرسلین — گوشۂ مسجد مین ڈالو اسکتین
اور اتنا نقد وزر مال وفور — مین سبھو آیا اتھا شہ کے حضور
جبکہ آیا مصطفی بہر نماز — اسکو دیکھا ہی نہین ای سرفراز
جب نماز وقت سے فارغ ہوا — مال وزر ہر شخص کو دینے لگا
حضرت عباس اس سرور کا عم — یون کیا تب عرض ای شاہ امم
بدر مین قیدی ہوا تھا جبکہ مین — اور بھتیجا بھی مرا ای شاہ دین
سو چھڑانے مین لگا مبلغ کثیر — ہوگیا ہین تب سے مفلس اور فقیر
پس بہت سا ہے مجھے کیجے عطا — اسکو فرمایا ہی تب خیر الوری
جتنی طاقت ہی اٹھانے کی تجھے — اسقدر اس مال سے اب لیجیے
پس بچھا چادر وہ اپنی نامور — بہت سا باندھا ہی اسمین مال وزر
جب اسے چاہا اٹھانے نین سکا — عرض پھر یون شاہ عالم سے کیا
یا نبی اسکو اٹھانے کے لئے — اور کسیکو حکم اب فرمائے
شاہ فرمایا نہین تو ہی لجا — تب وہ بستہ کھولکر کچھ کم کیا
لے گیا اسکو اٹھا کاندھی اوپر — گھر مین پہنچاکے پھر آیا جلد تر
عرض کر ویساہی دیگر بار بھی — لے گیا ہی بلکہ تیسرے بار بھی

اور دوسرون کو بھی سالار بشر
یھان تلک بخشا ہی اُسدن مال و زر
کہ رسول اللہ جب وھان سے اٹھا
ایک درہم بھی نہین باقی رہا
ہی روایت لاکھ درہم تھے وسے
صرف اُسدن ہی کیا شاہ عرب
الغرض اس شاہ کی جود و سخا
جان اس درجے کو پہنچی تھی بجا
منع فرمایا بہت دینے سے حق
دے اُسے اوسط کے درجے کا سبق
ہی روایت ایکدن سرور کے پاس
ایک لڑکے نے کیا آ التماس
ماں میری کی عرض ای شاہ زمن
پہرنے مجھ کو نہین ہی پیرہن
کیجئے یک پیرہن مجھکو عطا
شاہ بولا بعد یک ساعت کے آ
پس گیا اور جلد آیا ہی بہی
پھر کہا ماں عرض کرتی ہی ابھی
پیرہن جو ہی تن اطہر پر اب
دیجئے مجھکو وہی ای نور رب
جاوبین گھر مین رسول ذوالجلال
پیرہن اپنا دیا اُسکو نکال
تن برہنہ گھر مین بیٹھا رسول
منتظر تھے بجارب یاران طول
تنگ دل ہوکر گئے آخر کو سب
آیۂ اشرف ہوئی نازل یہ تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

یعنی فرمایا ہی حق ای مصطفی
استعد مت کر فراخی باصفا
جس سے بیٹھے گھر مین تو ہو بے لباس
اور صحابہ جاوین تیرے ہو اُداس
استفادہ دین کا اُنسے کہین
ہو تری خدمت سے موقوف ای امین

روایت

ہی بخاری مین روایت ای اخی
کہ کوئی لجابی بدرگاہ نبی

ایک چادر سیکے بہتر ای ہمام ۔ کی روانہ اور یہہ بھیجی پیام
یارسول اللہ یہہ چادر مین سئی ۔ ہی خوشی میری کہ اوڑھین آپ ہی
عرض کو اسکے قبولا شاہ دین ۔ حاجت چادر بھی تھی اسکے تئین
پس وہ چادر اوڑھکر بیٹھا تھا ۔ کوئی اگر عرض ایسے مین کیا
چادر شرف یہہ کیا بہتر ہی آب ۔ حاشیہ اسپر یہہ کیا خوش ہی عجب
یا نبی چادر یہہ مجھکو دیجئے ۔ شہ بہت خوش ہوکے دیدالا اٹھے
جب اٹھا مجلس سے سالار انام ۔ تب وہین سایل کو اصحاب کرام
یون لگے کرنے ملامت پر ملال ۔ کہ بہت بیجا کیا تو یہہ سوال
کہ رسول اللہ بشوق و احتیاج ۔ چادر شرف کو یہہ اوڑھا تھا آج
مانگنا تیرا ہوا بس ناصواب ۔ اسطرح سایل دیا انکو جواب
اوڑھنے اپنے نہ مانگا اسکو ہین ۔ بلکہ میرے کفن کو مانگا یقین
جب یہہ چادر شاہ کی محبوب ہی ۔ اسکی بس مقبول اور مرغوب ہی
اسکی برکت سے نہو مجھکو عذاب ۔ اس لئے ہین شاہ سے مانگا شتاب

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی شجاعت اور جوانمردیکا بیان

تھی شجاعت بین شہ اہل ہدا ۔ تھا مقرر اشجع خلق خدا
بولتا ہی مرتضی با عز و قدر ۔ کہ ہین دیکھا شہ کو روز جنگ بدر
سب سے تھا نزدیک دشمن کے وہی ۔ غازیان لیتے پنہ اس سے سبھی
بھی روایت ہی کہ کم گو تھا رسول ۔ جنگ کا پر حکم جب کرتا رسول
باندھتا دامن کمر پر کر نہ دیر ۔ سب سے بھی زاید وہی رہتا دلیر

بولا عمران بن حصین ای دین پناہ	کہ مقابل جبکہ ہو دشمن سے شاہ
توچلاتا ہم سے اول تیغ جنگ	سخت تر حملہ تھا اُسکا بیدرنگ

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے تہجد کی نماز کا بیان

سرور عالم تہجد کی نماز	نصف شب کے بعد پڑھتا تھا دراز
یہانتک کرتا تھا وہ طول قیام	سوجتے تھے پاے اشرف لاکلام
ہی مغیرہ سے روایت ای پسر	تہ صحابہ عرض کرتے آن کر
آہ اتنا رنج ای شاہ ہدی	کس لیے اپنے پہ رکھتا ہی روا
حق تعالی آپ کی تو شانہین	اسطرح فرما دیا قرآن مین

قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی بخشا ہی تجھے ربّ غفور	اول و آخر کے بیشک سب قصور
شاہ فرماتا جو نعمت حق دیا	کیا نہ اُسکا شکر مین لاؤن بجا
بولتی ہی عایشہ ای بانیاز	کہ رسول اللہ یک شب در نماز
جبکہ اس آیت کو پہنچا باصفا	اسکی ہی تکرار کرنے کو لگا
آہ پڑھتا تھا اُسکو بار بار	درد اُمت سے اتھانت زار زار

اَنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

یعنی گر تو دیویگا انکو عذاب	وے تو ہین بندے ترے بے ارتیاب
اور اگر بخشے تو انکو ای رحیم	پس تو غالب ہی مقرر اور حکیم
آہ اس امت کا اتنا درد تھا	حق کرے امت کو اُسپر نت فدا
عایشہ کہتی ہی یون ای دین پناہ	چار رکعت چاشت کے پڑھتا تھا شاہ

اور کبھی پڑھتا اٹھا چھے رکعتان	یہہ روایت مین انکی ہی پچھان
اور بروز فتح مکّہ ای امین	آٹ رکعت بھی پڑھا ہی شاہ دین

آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے صیام نافلہ کا بیان

عایشہ کہتی ہی شاہ انبیا	نافلہ روزے بہت رکھتا اتھا
بالتواتر متصل شعبان مین	سب مہینا بلکہ شوق جان سین
اور اکثر وہ امام نامدار	پیر و پنجشنبہ کو رہتا روزہ دار
بو ہریرہ بولتا ہی ای امین	کر کیا ارشاد مجھکو شاہ دین
پیر و پنجشنبے کو سب اعمال ناس	عرض کرتے ہین ملایک رب کے پاس
عرض ہون میرے عمل جب نزد رب	دوست رکھتا ہون کہ صایم ہووین سب
اور کسی مہینے مین شہ ای دلفروز	صوم رکھتا تھا یقین یہہ تین روز
یعنے روز شنبہ اور اتوار پیر	اور کسی مہینے مین یہ تین ای خبیر
یعنے سہ شنبہ ہی اول ای پسر	چار شنبہ پنجشنبہ ہی دگر
اور کبھو رکھتا تھا روزہ جمعہ کو	بیض کے ایام مین رکھتا کبھو
اور ذالحجہ کی ہشتم اور نہم	اور محرّم کے مہینے کی دہم

قرآن مجید کی تلاوت و سماعت کے وقت حضرت کے گریہ و رقت کا بیان

شہ بہت روتا اتھا ای بانیاز	جب پڑھے قرآن اشرف در نماز
اسطرح شخیر کہتا ہی یقین	آیا ہین یکروز نزد شاہ دین
شاہ تھا اسوقت مشغول نماز	اسقدر گریان تھا با سوز و گداز
دیگ کو جسطرح آتا ہی جوش	سینۂ اشرف سے تھا ویسا خروش

روایت

ابن مسعود اسطح لایا خبر — کہ کہا یکدن مجھے خیر البشر

پڑھ تو کچھ آیات قرانی ضرور — کہ مجھے شوق سماعت ہی وفور

مین کیا تب عرض ای حق کے رسول — حق کیا قرآن تجھ پر ہی نزول

آیا مین تجھ پڑھون قرآن اب — روبرو تیرے ہو کیون امکان اب

شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے — کہ مین چہتا ہون سنون اب غیر سے

پس کیا آغاز مین سورہ نسا — پہنچا اس آیت کو جب ای باصفا

وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا

آہ یہہ سنتے ہی شاہ باوقار — ہو گیا ہی بیقرار و اشکبار

اسقدر رویا ہی شاہ انس و جان — کہ نہین باقی رہا تاب و توان

یون کہا ابن عمر عالی وقار — کہ لگا سوچ کو گھن جب ایکبار

شاہ دیکھ اسکو لگا پڑہنے نماز — اور قیام ایسا کیا اسمین دراز

لوگ سمجھے نا کریگا اب رکوع — اور رکوع اندر کیا ایسا خشوع

کہ تھا لوگون کو تو ھے کا گمان — اور تھا تو ھے ہین سجدیکا گمان

اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی طویل — اور لگا رونے بہت شاہ جلیل

اسکی پس تکرار کرنے کو لگا — خوف حق سے آہ بھرنے کو لگا

رب المر تعذلی ان لا تعذبھم و انا فیھم وھم
یستغفرون ونحن نستغفرک

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے تواضع کا بیان

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تواضع کا بیان

کوئی دنیا کی مصیبت کے اوپر — وہ نہوتا تھا ہراسان ای پسر
اور مسکینوں میں رہتا شاہ دین — اور دعا کرتا ز رب العالمین
کر جلا مسکین مجھے مسکین بار — اور مساکین میں اٹھا ای کردگار
اور غلام و باندیوں پر اپنے او — کھانے کپڑے میں سمجھا فائق نہو
اور کسی مسکین کو نہیں گنتا حقیر — اسکی غربت کے سبب وہ ای خبیر
بادشاہوں سے نہ کچھ رکھتا ہراس — انکے دولت کے سبب وہ شہ ناس
شاہ و مفلس کو شہ ہر دو جہان — تھا بلاتا حق کے جانب ایک سان
اور اہل علم و اہل فضل کی — وہ بہت تکریم کرتا ای زکی
حق خویشان یون ادا کرتا تھا او — کہ سرس ادنی کو اعلی کو نہ ہو
عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول — پھر کبھی ہرگز اس سے میں رہتا ملول
دعوت آزاد اور باندی غلام — شاہ کرتا تھا قبول ای نیکنام
اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول — اور کرتا بدلہ بہتر رسول

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادات شریف کا بیان

عادت اشرف یہ تھی شہ کی دوام — آپ ہر یک کو کرے اول سلام
اور صحابہ اس سے جب ملتے اٹھے — تو مصافحہ پہلے کرتا تھا اپے
اور آتا تھا کوئی جب شاہ پاس — واسطے کچھ کام کے ای حق شناس
شاہ متوجہ بہت اسکی طرف — وہ گئے تک آپ رہتا باشرف
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ — کھینچتا اسکو نہتھا وہ پاک ذات

آتا کوئی اُسپاس گر اے سرفراز
شاہ درحالیکہ رہتا در نماز

بیٹھتا مجلس میں جاگہ ہو جہاں
اور نکرتا پاؤں بھی لانبے وہاں

اور اکثر بیٹھتا تھا شاہ دین
منھ طرف قبلے کے کر اے امین

اور حضور شاہ میں آتا جو
تو بہت تکریم کرتا اُسکی او

بٹھانے کو وہ اپنی چادر کو بچھا
اُسپہ اُسکو شاہ بٹھلاتا تھا

گرچہ اسکتیں نہ ہو باشاہ ہیں
کچھ قرابت یا رضاعت اے امین

تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسول
پر بچھا ہو بلکہ کرواتا قبول

جانتا ہر شخص ایسا اے میان
شاہ مجھپر ہی زیادہ مہربان

تھا یہاں تک نرم دل شاہ ہدی
وصف قرآن میں کیا جسکی خدا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

یعنے ہی رحمت خدا کی لا کلام
نرم دل ہی تو جو اے شاہ نبی صبح و شام

سخت دل ہوتا کبھو گر اُسے تو
وے چلے جاتے ترے نزدیک سو

اور بلاتا اپنے یاروں کو تمام
اُنکی کنیت سے تا ہو شاد کام

سب خلائق کے بہ نسبت مصطفیٰ
جلد خوش اور دیر سے ہوتا خفا

اُسکی مجلس میں نہ تھا شور و پکار
تھے سب رہتے با آداب و وقار

جب اٹھے مجلس سے یہ پڑھتا دعا
بولا کی تعلیم روح باصفا

سُبْحَانَكَ اللّٰھم بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

سرور عالم بہت اے باصفا
اپنے وعدے کو کرتا تھا وفا

اس طرح مروی ہے عبد اللہ سے
کہ شہ عالم رسول اللہ سے

قبل بعثت مین خریدا ایک چیز　　سول کچھ باقی تھا اُسکا العزیز
پس کہا مین عرض ای شاہ عرب　　ٹھہریے اِس جا ہی لاتا ہون اب
کرکے یہہ اقرار آیا جب کہ گھر　　آہ یہہ وعدے کو بھولا بیخطر
تین دن کے بعد آیا یاد جب　　پس وہین دوڑا انکر کچھ دیر تب
دیکھتا کیا ہون کہ وہ سالار دین　　بس ابھی تشریف رکھا ہی وہین
دیکھ کر مجھ کو یہہ فرمایا ہی پس　　کہ مجھے تو رنجین ڈالا ہی بس
تین دن سے تھا ترا ہی انتظار　　مین کیا تب شرم سے عجز و انکسار
اور اسمٰعیل پیغمبر سے بھی　　نقل آئی ہی مقرر ای زکی
حق نے فرمایا ہی جسکی شان مین　　صادق الوعدہ یقین قرآن مین
سنت نبوی کے بلکہ تابعان　　بعض ایسے ہو گئے ذی عز و شان
اُنسے بھی آئے ہین اکثر در وجود　　بالیقین ایسے ہی ایفائے عہود
جو نکہ محبوب خدا غوث جہان　　بادشاہ اولیا ستر و عیان
خضر کے وعدے اُپر ای باکمال　　منتظر بیٹھا رہا تا ایکسال

حضرت کے صرف اوقات شبان روزی کا بیان

صرف اوقات رسول باوقار　　یاد رکھ اسطرح تھے لیل و نہار
شاہ فارغ ہو نماز فجر سے　　مشتغل رہتا تھا فکر و ذکر سے
اور کیا تھا حکم وہ یہہ خضر پر　　کہ پڑھے اسوقت اوراد عشر
پس نماز اشراق کی پڑھ مصطفیٰ　　تا ضحی نے طاعتان لاتا بجا
یعنی گر ہو کوئی بیمار ملول　　اسکے جاتا تھا عیادت کو رسول

اور مسلمان کوی گر پاتا وفات — اسکے جاتا تھا جنازے کے سنگات
اور اعانت اہل حاجت کی یقین — جلد کرتا تھا روا سالار دین
طالبوں کو علم سکھلاتا تھا — اور مسایل انکو بتلاتا تھا
اور ارشاد و سلوک راہ حق — اہل استرشاد کو دیتا سبق
اور فتوے اہل استفتا کنین — جلد دیتا تھا امام المرسلین
اور اصلاح مومنوں نین خواہ نخواہ — جلد کرواتا تھا وہ دین پناہ
اور تدبیر مہمات جہاد — اور جدل با کافران بد نہاد
ایسے ہی کاموں کا رہتا اشتغال — تا ضحی اس شاہ کو ای باکمال
پڑھ ضحی پس شاہ در دو سرا — آپنے تشریف فرماتا تھا
اور کرتا تھا تفقد شاہ دین — سب عیال و اہل پر اپنے یقین
یہہ بھی ہے یک قسم کی طاعت عظیم — کام یہہ خالی عبادت سے نہین
پس تناول کر طعام ما حضر — بعد کچھ آرام پاتا ای پسر
بعد ازان ڈہلتے ہی سر سے آفتاب — جلد تر اٹھتا شہ عالی جناب
پس وضو یا غسل کر ای باکمال — نفل تب پڑھتا تھا فی الزوال
چار رکعت اسکے ہین با یک سلام — ہی بہت اسکی فضیلت ای ہمام
بعد ازان جب ظہر کی ہوتی اذان — جلد تب مسجد کو آتا ای میان
فرض و سنت ظہر کی پس کر ادا — عصر تک وہ بادشاہ انبیا
دعوت و ارشاد اور تعلیم مین — دین کی تائید اور تکریم مین
بہت رکھتا تھا مقرر اہتمام — عصر تک اس شغل مین رہتا مدام

اور نماز عصر کرتے ہی ادا — رو بقبلہ بیٹھکر شاہ ہدا

پھر کے ذکر و فکر مین مشغول ہو — شام تک رہتا اتھا ای پاک خو

فرض و سنت کرکے مغرب کی ادا — بیس رکعت نفل تب پڑھتا اتھا

بعد ازان تشریف فرماتے ہین — آپنے دولت سرا مین شاہ دین

بعد مہمانون کو بلواتا اتھا — اور کھانا انکو کھلواتا اتھا

مال سے دنیاکے گر کوی ایک چیز — خانۂ اشرف مین ہوتی ای العزیز

جلد دیتا مستحقون کو اسے — ایک شب تا اسکے گھر مین نا رہے

پس تناول آپ فرماتا اتھا — ساتھ یا مہمان کے کھاتا اتھا

جانور جو خاص تھے ای باکمال — بعد ازان دریافت کرتا انکا حال

نا رہے تا ئی بھوکے پیاسے کہین — گھانس دانا انکو دلکو یقین

او وضو بعد از امام انبیا — مسجد اشرف کو ہو رونق فزا

پس عشا پڑھتا اتھا ای باخبر — وتر کو رکھتا اتھا باقی مگر

خوابگاہ پاک مین جا بعد ازان — نفل پڑھتا چار رکعت ای میان

بعد ازان پڑھتا تھا تسبیحات کو — اور تکبیرات و تحمیدات وہ

بعد کچھ سورے ز قرآن کریم — شاہ کرتا تھا تلاوت ای ندیم

ہے انہین سورونکے ای اہل صفا — سورۂ اسری زمر ہے دوسرا

حشر و جمعہ سورہ تغابن اور حدید — سورۂ صف اور اعلی ای رشید

قل ہو اللہ فاتحہ ناس و فلق — اور پڑھتا ملک وہ مقبول حق

روایت

اپنے گھر میں بھی کبھو نان و طعام
نیں کیا خواہش نہ مانگا لا کلام
جو رکھے خدمتیں اسکے لایقین
نوش فرماتا وہی سالار دین

روایت

بوہریرہ بولتا ہی مصطفی
اور اسکے اہل بیت با صفا
پیٹ بھر تین دن کھایا نہیں
بالتواتر تا وفات شاہدین

روایت

بھی روایت عایشہ سے ہی دوم
کر جتنے لگ اپنے وہ شاہ امم
ایکدن میں دو طرح کی کوی غذا
بافراغت وہ تناول نیں کیا
کھاوے گر خرما تو نان جو نہیں
نان جو کھاوے تو نیں خرمے کتین

روایت

یوں کہا ابن بشر ای باادب
دل جو مانگا سو تمھیں کھاتے ہو سب
میں کر دیکھا ہوں رسول اللہ کو
سید عالم حبیب اللہ کو
پیٹ بھر کھانے کتیں ردی کھجور
وہ کبھو پایا نہیں ای باشعور

روایت

عایشہ کہتی ہی پیغمبر کے گھر
ایک یک مہینے تلک شام و سحر
بالیقیں چولا سلگتا ہی نتھا
آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا

روایت

اختیاری تھا یہہ زہد و فقر سب
اضطراری وہ نتھا ای باادب
بوامامہ بولتا ہی ای پسر
کر کیا ارشاد یوں خیر البشر

حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا پیام　　یا نبی چاہے اگر تو لاکلام
میں کروں سب کچھ پہاڑوں کو ابھی　　جلد سونے کے بناؤں گا ابھی
مال و زر دے اسقدر تجھ کو وفور　　تیرے منصب میں نہ لاؤں کچھ قصور
وہ کیا تب عرض یوں ای ذوالجلال　　میں نہیں چہتا ہوں یہہ مال و منال
ایکدن کھاؤں ایکدن بھوکا رہوں　　شاکر و ذاکر سدا تیرا رہوں
جب رہوں بھوکا رہوں ذاکر ترا　　اور جب کھاؤں رہوں شاکر ترا

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے زہد و قناعت کا بیان

جب تلک جیتا تھا شاہ انس و جن　　نان گندم بالتواتر تین دن
آہ اس دنیا میں وہ کھایا نہیں　　اسقدر راحت کبھو پایا نہیں
زہد اور ایثار کا تھا وہ سبب　　فقر کا باعث تھا ای با ادب

روایت

بولتا ہی یوں انس ای با خبر　　کہ کیا ارشاد یوں خیر البشر
دین حق کرنے میں ظاہر ای میاں　　جسقدر مجھ کو ڈرائے کافراں
نا ڈرائے جائیگا کوی اسقدر　　اسقدر نا پائیگا خوف و خطر
دین میں جسطرح میں پایا ایذا　　اسطرح ایذا نہ کوئی پائیگا
ایسی سختی آئی مجھ پر ایکبار　　تھا میرے ہمرہ بلال باوقار
ہم پہ گذرے تیس دن اور تیس شب　　اسقدر کھانا ملا نہیں ہمکو تب
کہ وہ بس آوے کسی جاندار کو　　ہمکو اتنا بھی ملا نہیں تھا کبھو
ہاں کبھی اتنا ملا ہم کو اقل　　کہ بلال اسکو چھپاوے در بغل

ہان ملاہی اسعد رای باکمال | کہ چھپاوے در بغل اپنے نعال

روایت

ایک بوتے دار کپڑا شاہ پاس | ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
پھر کر اسکو نکالا جلد تب | اور فرمایا کہ یہہ لیجاؤ اب
اسکو دے ڈالو بدست بوجہیم | مجھ کو لا دیو فلان اسکی گلیم
کیونکہ بوتے آہ ہوئے میری نگاہ | اپنے جانب ہی لگائے خواہ مخواہ
نقل ہی تازی دوالی ایکبار | ڈالے در نعلین سالار خیار
شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال | لاویں ڈالو پرانی ہی دوال
کہ نظر میری ہو اثنائے نماز | آہ اسپر پڑ گئی ای بانیاز
اس لئے مین اس سے دل افگار ہون | اس سے اب بیزار ہون بیزار ہون
بر سر منبر حبیب ذوالجلال | مہر اپنی ایکدن ڈالا نکال
کیونکہ ناگہ پڑ گئی اسپر نظر | پس کیا ارشاد یون ای باخبر
یک نظر اسپر نظر دوسری تمہین | ای چہیتے یار و مناسب نہین یقین
اور اس سرور کے خاطر ایکبار | لائے نعلین جدید ای باوقار
حق تعالی کو کیا تب ہی سجود | بھار آیا پھر کر وہ بحر جود
پہلے جو آیا نظر اسکو فقیر | اسکو دے ڈالا وہ نعل بے نظیر
بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب | مین ڈرا ناخوش کہین نا ہو و رب
اس لئے مین عجز کا سجدہ کیا | شکر ہی اب مستحق اسکا لیا
اور جناب عائشہ کو شاہ دین | یون کیا ارشاد یکدن بالیقین

کر اگر چاہتی ہی تو فردائے حشر
پہلے آنچہ سے لے اٹھ کر زیر قبر

تو یہہ دنیا سے تو زاد راہ پر
کر قناعت کر قناعت سربسر

اور اپنا پیرہن تو مت نکال
جب تلک پیوند نا لاگے کمال

اور اُس بی بی کے گھر مین ایک روز
ایک پردہ تھا پڑا ای دل فروز

شاہ فرمایا کہ اس پردے اوپر
جب نظر پڑتی ہی میری سربسر

آہ دنیا یاد آتی ہی تبھی
یہہ فلانے شخص کو دیوُن ابھی

جب سنی یہہ بات ام المومنین
بھیجے اُسکے پاس وہ پردہ وہین

روایت

اسطرح نوفل کہا ای اہل دل
عبد رحمان اور ہم یکرو و مل

آئے اُسکے گھر کے تین ای باصفا
عبد رحمان اپنے تب گھر مین گیا

غسل کر وہ گھر مین اپنے جلد تر
ایک رکابی گوشت روٹی اسمین بھر

ہاتھ مین لے بھار آیا ہی وہان
اور ہمارے پاس رکھا اُسکے تئین

یک بیک وہ درد سے رونے لگا
منہہ کو اپنے اشک سے دھونے لگا

مین کہا ای بو محمد کس لئے
اس قدر روتا ہی تو فرما مجھے

وہ کہا جب تک شفیع المذنبین
آہ اس دنیا مین زندہ تھا یقین

وہ نہین آرام پایا ایکدم
پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ایکدم

اور اب ہمکو بڑی وسعت ملی
اور فراغت اور بڑی راحت ملی

اسلئے ہم جانتے ہین بالیقین
اسمین کچھ خوبی نہین خوبی نہین

کیونکہ خوبی اُسمین گر ہوتی برحق
تو رسول اللہ تھا سبسے مستحق

کیونکہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا	یہہ فراغت اسکو نہیں دیتا خدا
جب نہیں وسعت دیا ہی اسکو رب	ہی وہی افلاس بہتر ہمکو سب

روایت

ہی روایت سعد بن وقاص سے	لجۂ تسلیم کے غواص سے
کہ خدا کے واسطے اول ہی میں	کافروں کا خون بہایا ہوں یقین
اور میں کفار پر بہر خدا	سب سے اول تیر اندازی کیا
حضرت رب الوری کی ہی قسم	خالق ارض و سما کی ہی قسم
کافروں سے میں نے کرتا تھا جہاد	یک جماعت ساتھ ای نیکو نہاد
وہ جماعت تھی صحابہ کی تمام	تب ہمارا حال یہہ تھا ای ہمام
آہ کچھ ملتا نتھا ہمکو غذا	جھاڑ کے پتوں کے یک لقمے سوا
اور کانٹے دار جھاڑوں کے ثمر	جسکو کہتے ہیں ببول ای خوش سیر
آہ ہم سب کے گلے ای نیکنام	جسکے کھانے سے ہوئے زخمی تمام
کوئی ہمارے سے اگر ای باصفا	پائخانے کے لئے جاتا اٹھا
تو مثال پشک و شتر گوسفند	آہ ہوتا تھا براز ای ارجمند

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے کھانا کھانیکا بیان

سرور عالم کہتین ای باخبر	مین نقید تھا کسی کھانے اُپر
حق تعالی جو اسے کرتا عطا	وہ تناول اسکو فرماتا اتھا
اور وہ کھانا نتھا پسند اسکو بہت	کہ یقین ہاتان پڑھین جسپو بہت
اور جب سفرہ بچھاتا ای میان	یہہ دعا پڑھتا تھا تب شاہ جہان

بسم اللّٰہ اللّٰھمّ اجعلہا نعمۃ
مشکورۃ نصل بہا نعمۃ الجنۃ

یعنے یہہ توفیق دے ہمکو ای رب — تا کریں ہم شکر اس نعمت کا اب

اور اس نعمت سے بے ریب و گمان — پہنچیں ہم جنت کی نعمت کو شتابان

گرم کھانا بھی نہیں کھاتا تھا وہ — بے برکت اسکو فرماتا تھا وہ

روبرو سے اپنے کھاتا تھا مدام — تین انگلیوں سے ہی کھاتا صبح و شام

چار انگلیوں سے بھی کھایا گاہ گاہ — اور دو انگلیوں سے کبھو کھایا نہ شاہ

اور فرماتا یہہ ہے شیطان کا طور — کھاؤ مت دو انگلیوں سے کرکے غور

جو کی بن چھانی ہوئے آٹے کی نان — شاہ فرماتا تناول ای میان

اور ککڑی کو کبھی خرمے کے سات — اور کبھو کھایا نمک سے پاکذات

تھا پسند اسکو بہت میوؤں میں بھی — خربزہ انگور اور خرمائے تر

خربزے کو سات خرمے کے کبھو — شکر و روٹی سات بھی کھایا کبھو

اور شہ کو لحم دست گوسفند — اور گردن کا بھی تھا اکثر پسند

گوشت جو رہتا ہی ہاڑوں پر یقین — اسکو دانتوں سے چھڑاتا شاہ دین

اور کھاتا گوشت کا بھونا کباب — مرغ کا بھی گوشت کھاتا وہ جناب

اور لحم شتر و لحم گور خر — گوشت خرگوش بھی ای باخبر

کھایا ہی سرخاب اور مچھلی کا گوشت — سترباین کو بہت رکھتا تھا دوست

گھی لگا روٹی کو کھاتا تہا کبھی — روغن زیتون سے گہ کھایا نبی

اور کبھی روٹی کو سرکے میں ڈبا — اور کدو اسکو بہت پیارا تھا

وہ جو عجوہ ہی مدینے کا کھجور ‌ ‌ ‌ تھا بہت اسکو پسند ای باشعور
بولا ہی یہہ زہر و جادو کی دوا ‌ ‌ ‌ اور برکت کی کیا اسمین دعا
اور اسکو میوۂ جنت کہا ‌ ‌ ‌ فضل اسکا ہی غرض بے انتہا
اور بکرے سے نہ کھاتا سات چیز ‌ ‌ ‌ ذکر و انثیین و مثانہ ای عزیز
اور غدود و خون و پتا شرمگاہ ‌ ‌ ‌ بھی نکھایا ہی کبھو وہ دین پناہ
چیز بدبو کی نکھاتا سرفراز ‌ ‌ ‌ جو نکہ لہسن اور مولی اور پیاز
کوئی کھانے پر نہ رکھتا عیب او ‌ ‌ ‌ چھوڑ دیتا ہان نہ کھاوے اسکو جو
گر کراہت اسکو ہو کوئی چیز سے ‌ ‌ ‌ باز دسرون کو نہ کھتا تھا ولے
سفریان تھے شاہ کو اکثر پسند ‌ ‌ ‌ اور شہد اور دودھ بھی ای ارجمند
جو ستا تھا انگلیان بعد طعام ‌ ‌ ‌ پو بچکر باسن کو کھاتا تھا مدام
اور مبارک ہاتھہ منہہ دھوتا سدا ‌ ‌ ‌ پیش و پس کھانے کے شاہ دوسرا
اور رکھہ باسن بلندی کے اپر ‌ ‌ ‌ بھی کبھو کھایا نہین خیر البشر
بلکہ وہ ہاتھہ یا تکیہ لگا ‌ ‌ ‌ اور نہ پلکھٹ مار کر کھاتا اتھا
بلکہ وہ کھاتا تھا اکڑو بیٹھہ کر ‌ ‌ ‌ اسکی عادت تھی یہی شام و سحر
اور سیدھے ہاتھہ سے کھاتا تھا وہ ‌ ‌ ‌ دست چپ سے منع فرماتا تھا وہ

روایت دیگر

ہی روایت عائشہ سے ای پسر ‌ ‌ ‌ کہ کبھو سیر ور نہ کھایا پیٹھ بھر
اپنے گھر مین بھی کبھو نان و طعام ‌ ‌ ‌ مانگ کیا خواہش نہ مانگا لا کلام
جو رکھے خدمتین اسکے لایقین ‌ ‌ ‌ نوش فرماتا اتھا سالار دین

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے لباس شریف کا بیان

اور لباس شاہ کا ای بھائیجان — نا بہت ارزان نہ زاید تھا گران
وہ نہ کپڑون مین کرے وسعت و فزون — اکتفا کرتا تھا بر قدر ضرور
لنگ و چادر ہی ہی ای اہل وفا — اکتفا اکثر کیا ہی مصطفی
تھا پسند اسکو بہت اجلا لباس — اسکو ہی پہنا ہی اکثر شاہ ناس
اور لباس سبز بھی ای با صفا — سرور عالم کو خوش آتا تھا
سات گز کی تھی وہ دستار تمام — باندھتا تھا جاودان خیر الانام
صرف پگڑی ہی کبھو باندھا ہی شاہ — اور توپی پر بھی باندھا گاہ گاہ
جنگ مین باندھا ہی اسکے توپ پر — چھوڑتا شملہ دونو شانے بھیتر
فتح کر مکے کو جب خطبہ پڑھا — تب سیاہ دستار کو باندھا تھا
اور پہنا ہی قبا ے پنبہ دار — غیر پنبہ دار بھی در کارزار
پیرہن اسکو بہت تھا دوستر — اور نہو میلے جو کپڑے ای پسر
طول تھا اسکا مبارک ساق تگ — آستین اسکی تھی پہنچے تلک
چار گز کی لنگ تھی اسکی دراز — عرض اڑائی گز کا تھا ای با نیاز
اور چھ گز اسکے تھا چادر کا طول — عرض اسکا تین گز ای باصول
اور دو کپڑے شاہ کے مخصوص تھے — جمعہ کے دن پہنتا تھا وہ اُسے
پہنتا کپڑون کو از سیدھی طرف — کہا ترتا دانوین طرف سے باشرف
پہنتا جو وقت وہ کپڑے نئین — یہہ دعا اسوقت پڑھتا شاہ دین

الحمد لله الذی کسانی ما اوری بہ عورتی و اتجمل بہ فی الناس

پہرتا تھا جب نیا کپڑا یقین — تو پرانا بخشتا غربا کیتین
اسکی تھی چہرے کی خیالی ای پسر — نار خرمے کا بھرا جس اندر
عرض اسکا تھا سوا گز ای میان — طول تخمیناً دو گز کا تھا بچہان
یک ردای زعفرانی تھی یقین — اور یک کمبل اتھی ای اہل دین
اور دو موزے اتھے اسکے سیاہ — جسکو بھیجا تھا حبش کا بادشاہ
پہرتا تھا اسکو لارجہان — مسح کرتا تھا وضو مین اسپو جان
گاو کے چمڑے کے نعلین لام — پہرتا تھا زرد تھے وہ ای ہمام
وو دوال اسکو لگے تھے ای میان — یک انگوٹھے اور سبابے میان
اور وسطی اور بنصر مین دوم — دو دوال اسکے سوا ای محترم
نیچے اوپر عرض مین وہ خوشخصال — باندھتا تھا جس سے وہ لبنے دوال
وہ دوال پاک تشنے گر کبھی — دست اطہر سے ہی سیتا وہ بھی
جب کہ اس نعلین تک پہنچا کلام — مین رکھا اسپ قلم کی یہان زمام

خاتمہ

یا الہی نسخہ یہہ کیجے قبول — اور کر دا اسکو مقبول رسول
عادت و اقوال اور افعال مین — طاعت و اخلاق اور سب حال مین
پیروی مجھکو نبی کی کر عطا — اپنی خشنودی کی رہ مجھ کو بتا
بخش دے میرے گناہون کو تمام — ہون ترے بندون مین یک ادنی غلام
مجھ کو حب مصطفی مین کر فدا — مجھ کو دو جگمین نکر اس سے جدا
پیروئیمین اسکے میرا حشر کر — انمین میرا بعث و حشر و نشر کر

یہاں سے لے چل مجھکو تیرے گھر تلک
اور نبی کے روضۂ اطہر تلک

الفت جاوید کر مجھکو عطا
قوت روحی و جسمی دے سدا

جو میری حاجات ہیں ستر و عیان
سب روا کر وہ نہیں تجھسے نہان

ہجرت نبوی سے بارا سو برس
سن پر جب سات گذرے تھے برس

اتفاق اس نظم کے تمہید کا
مختصر مجھکو ہوا تسوید کا

جب ہوا اتمام از فضل ربی
ہیں رکھا نام اسکا اخلاق النبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ای باخبر
سن شمایل مصطفی کے مختصر

فارسی میں نظم وہ مرقوم تھا
جامی نامی سے جو منظوم تھا

ترجمہ اسکا کیا ہندی میں میں
حرز جان و ورد زبان کرنے کیتیں

رنگ گورا تھا رسول اللہ کا
سرور عالم نبی اللہ کا

گلشن رو آپ کا سرخ و سفید
جس سے روشن ہوئی جہان ای باامید

تھی کشادہ اسکی خورشید جبین
مصحف آیات رب العالمین

تھیں بھوان باریک و پیوستہ بہم
جس سے ظاہر سورۂ نون و قلم

جیم کے سر سے تھے باریک ای رشید
جنت الماوای تھے ہر دو کلید

نرگس چشم اسکی مشگین و سیاہ
ناظر انوار اسرار الاہ

اسکی بینی مبارک تھی بلند
دیکھتا غمگین تو ہوتا فرح مند

روشن اسکے دانت تھے جون آفتاب
اور کچھ ریلے تھے وے با آب و تاب

سر سے پانگ تھا لطافت مین بھرا
عضو ہر یک تھا طراوت مین بھرا

وہ مبارک ریش اسکی گرد تھی
شانہ اور تخلیل جسکی ورد تھی

تھے مبارک ہاتھ اسکے بس دراز
جسکی بخشش سے دو عالم سرفراز

تھین ہتھیلیان نرم باریک انگلیان
بارہا جنسے ہوا پانی رواں

سینۂ اشرف سے اسکے تا بناف
خط اتھا باریک بالون کا صاف

قد میانہ اسکا تھا با اعتدال
یونہی سب اعضاء اقدس باکمال

اس شمایل کو جو رکھیگا نگاہ
وہ پیمبر پر رکھا گویا نگاہ

اتش دوزخ رہے اسپر حرام
رحمت حق اسپہ ہووے صبح و شام

یا الٰہی اس شمایل کے بدل
شاہ عالم کے فضایل کے بدل

مجھکو لے چل تا بہ حرمین کرام
کر شہادت پر تو میرا اختتام

احقر عاصی سے صلوۃ و درود
بر نبی و آل و یاران کرورود





